

1485 - کی#;انوحی#;ہ السلامی#; کشتی#; مل چکی#; ہے

سوال

میں نے یہ سنا ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی چند سال قبل ملی ہے جس کا مرجع قرآن مجید تھا اور انجیل اس کے معارض تھی تو کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندوں کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا تھا ، تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر، پس ہم نے آسمان کے دروازے زور کے مینہ سے کھول دیا ، اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا تو پانی اس کام کے لیے جمع ہو گیا جو مقدر کیا گیا تھا ، اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا ، جو ہماری نظروں کے سامنے چل رہی تھی یہ اس کا کی طرف سے بدلہ تھا جس کا کفر کیا گیا ، اور بلاشبہ ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں ؟ القمر (9-16) -

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

فرمان باری تعالیٰ ہے ، اور بلاشبہ ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا

اس سے مراد عبرت ہے ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے کشتی مراد ہے کہ اسے بطور نشانی چھوڑ دیا کہ نوح علیہ السلام کے بعد آنے والی قوم اس سے عبرت حاصل کرے اور رسولوں کی تکذیب نہ کریں -

قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو جزیرہ میں ایک باقردی نامی جگہ میں بطور عبرت اور نشانی (عراق میں ایک جگہ کا نام ہے) چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اسے دیکھا ، حالانکہ اس کے بعد کتنی کشتیاں تھیں جو کہ مٹی اور ریت بن چکی ہیں -

اور ظاہر یہی ہے کہ اس سے جنس سفن (کشتی) مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

اور ان کے لیے ایک نشانی (یہ بھی) ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئے کشتی میں سوار کیا ، اور ان کے لیے اس جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں یس (41 - 42) ۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

جب پانی میں طغیانی آگئی تو اس وقت ہم نے تمہیں کشتی میں چڑھا لیا تا کہ اسے تمہارے لیے نصیحت اور یادگار بنا دیں اور (تاکہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں الحاقہ (11 - 12) ۔

تو اس لیے یہاں کہاں کہ (کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا) یعنی کوئی ایسا ہے جو نصیحت اور عبرت حاصل کرے ۔ انتھی ۔

تو اس طرح حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت (ولقد ترکناھا) کی تفسیر تین اقوال پر مشتمل ہے :

اول :

یہ اس سے مراد یہ ہو کہ ہم نے آنے والوں کے لیے یہ قصہ عبرت اور نصیحت کے چھوڑا ۔

دوم :

یہ اس سے مراد یہ ہو کہ ہم نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا تا کہ آنے والی قومیں اسے دیکھ کر نصیحت حاصل کریں اور عبرت پکڑیں کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو نجات اور کافروں کو ہلاک کرتا ہے ۔

سوم :

یہ کہ اس سے مراد یہ ہو کہ ہم نے جنس سفن (کشتی) کو زمین میں چھوڑا اور انسان کو سکھایا تاکہ وہ عبرت حاصل کرے کہ اس پر کس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں ، اور کس طرح نوح علیہ السلام اور مومنوں کو ان موجود اور معروف کشتیوں کی مثل سے نجات دینے کے بعد ان کی اولاد باقی رکھی ۔

بہر حال نوح علیہ السلام کی کشتی کا مل جانا اور اسے نوح علیہ السلام کے بعد آنے والی قوموں کا دیکھ لینا تا کہ یہ کشتی ان کے لیے باعث عبرت اور نصیحت ہو نہ تو خلاف شرع ہے اور نہ ہی خلاف عقل ۔

لیکن کشتی کے ثبوت کی کیفیت میں ہر ملنے والی کشتی کے بارہ میں کہنا کہ یہ نوح علیہ السلام کی کشتی ہے توجو بھی پرانی کشتی پائے اور وہ یہ دعویٰ کر دے کہ یہ کشتی نوح ہے اور اس کے اس دعویٰ کو مان لیا جائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔